Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر : نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۲۰ صفر ۱۴۱۲ھ، ۳۱ ظہور ۱۳۷۰ ہش، ۳۱ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۹۷

نیکی کی دُعا کیلئے دل سے خالص آواز اُٹھنا ضروری ہے

"دُعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ دل سے ایک خالص آواز اس دُعا کی قبولیت کے لئے اُٹھے۔ عام دعاؤں کے لئے تو دل سے ایک خالص آواز اس دُعا کی قبولیت کے لئے اُٹھے۔ عام دعاؤں کے لئے تو دل سے خالص آوازیں آسانی سے اٹھ جاتی ہیں مگر نیکی کی دُعا کے لئے دل کی خالص آواز کو بلند کرنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ بات میں آپ کو اچھی طرح سمجھا دینا چاہتا ہوں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گِریاں رہتا ہے، امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اُٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۲)

"انسان کو چاہیئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا، تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں۔ اگر خاوند عورت کو کہے کہ تو اینٹوں کا ڈھیر ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ رکھ دے، تو اس کا حق نہیں ہے کہ اعتراض کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۴)

موصیان کرام

آپ جب بھی ربوہ آئیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور اپنا حساب کتاب درست کروائیں تا کسی قسم کی کوئی دقت نہ پیش آئے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مضمون نگار حضرات سے

تمام دوست جو ہمیں اشاعت کے لئے مضامین بھیجتے ہیں ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ بعض مضامین بعض وجوہات کی بناء پر نہیں بھی چھپ سکتے لیکن کوئی ایسی بات نہیں۔ آپ نے کوشش کی اور الفضل سے دِلی رابطہ کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

اگر آپ مضمون ورق کے صرف ایک طرف لکھیں اور حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خوشخط لکھیں تو ہم آپ کے ممنون ہونگے۔ جس مضمون کی طرز تحریر کے پڑھنے میں دقت پیش آئے اس کے چھپنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اور بعض اوقات ایسا مضمون اشاعت پذیر ہونے سے رہ بھی جاتا ہے۔

(ادارہ)

اپنے آپ کو متقی اور مطہر مت قرار دو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے

"خدا تعالیٰ تمہیں اس وقت سے جانتا ہے جب تمہارے جسم کے ذرّے ابھی مٹی میں ملے ہوئے تھے اور اس نے ان ذرّوں کو اٹھایا اور ایک مادی جسم پیدا کر دیا۔ وہ اس وقت سے تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا پھر کم و بیش نو مہینے تم اپنی ماں کے پیٹ میں رہے۔ نہ ماں کو پتہ تھا کہ یہ بچہ کیسا ہے۔ نہ اس بچے کو ہوش تھی کہ میں کیا بنوں گا لیکن خدا جانتا تھا۔ پس وہ اس وقت سے تم کو خوب جانتا ہے جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں پوشیدہ تھے پس اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو ..... پاک قرار دینا اسی کا حق ہے جو اس وقت سے علم رکھتا ہو جب ذرّاتِ زمین ابھی جسمانی روپ میں ظاہر نہیں ہوئے اور بچہ بن کے ماں کے پیٹ میں نہیں گئے۔ اور اسی وقت سے جانتا ہے کہ جب ماں بھی نہیں جانتی تھی کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ کیسا نکلے گا اور نہ اس بچے کو کوئی ہوش تھی اس لئے ..... اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو ..... یہ فیصلہ کرنا کہ متقی کون ہے اسی ہستی کا کام ہے جو اس وقت سے زمین کے ذرّوں کو جانتا ہو۔ جس سے جسم بنتا ہے اور جو ماں کے رحم میں بچہ کروٹیں لے رہا ہے (اس میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے ایک وقت کے بعد) صرف اللہ جانتا ہے۔ نہ ماں جانتی ہے نہ باپ جانتا ہے نہ خود بچہ جانتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے آئندہ۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ صرف مجھے اختیار ہے اور مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اللہ جانتا ہے اس کا کام ہے کہ وہ کس شخص کو متقی قرار دے، کسے متقی قرار نہ دے۔ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کر دے جنون کی کسی حالت میں کہ میں بھی ان ذرّات کے وقت سے جب ابھی جسم نہیں بنے تھے جانتا ہوں بعض لوگوں کو۔ اور ماں کے پیٹ میں جب وہ کروٹیں لے رہے تھے۔ اس وقت سے میں جانتا ہوں اور میں متقی قرار دیتا ہوں، یہ تو جنون ہوگا۔ ہر آدمی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور تیرے عقل کو درست کرے۔

پس یہ اعلان ہو گیا قرآن کریم میں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اس وقت سے تم کو جانتا ہے کہ تم زمین میں مادّی ذرّات کی شکل میں تھے۔ پھر اس نے تمہیں اکٹھا کیا اور ایک جسم دیا۔ انسان کو خلق کیا اور احسن صورت بنائی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ مئی ۱۹۸۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ ظہور ۱۳۷۰ ہش ۳۱ اگست ۱۹۹۱ء

تکبّر اور کجی

بعض غلطیاں انسان سے اس لئے ہوتی ہیں۔ اور ہوتی ہی رہتی ہیں۔ کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ ان میں برائی کیا ہے۔ اور اس غلطی کا انجام کیا ہوگا یہ غلطیاں نیک نیتی سے بھی ہو سکتی ہیں اور ان کے پیچھے بدنیتی بھی کارفرما ہو سکتی ہے۔ اگر نیک نیتی سے غلطی ہو رہی ہو تو توجہ دلانے پر آسانی سے ازالہ ہو سکتا ہے اور آئندہ کے لئے اس کا ارتکاب رُک سکتا ہے اگر بدنیتی سے ہو رہی ہوں تو پھر اللہ ہی حافظ ہے کسی کے کہے تو کچھ نہیں ہوگا خود ہی کوئی ٹھوکر لگے تو تبدیلی کا امکان ہو سکتا ہے۔

ویسے تو سب انسان انسان ہونے کے ناطے ایک جیسے ہیں لیکن اگر حالات کو مدنظر رکھا جائے تو انسان بڑے بھی رہیں اور چھوٹے ہیں۔ ہو سکتا ہے بعض بڑے انسانوں کو اس بات کا احساس نہ ہو کہ وہ بڑے ہیں اور اس کے لئے وہ اپنی بڑائی کا کبھی ذکر ہی نہ کرتے ہوں بعض اور انسانوں کو اس بات کا احساس ہو سکتا ہے کہ وہ خاندانی طور پر یا اپنے ذاتی کارناموں کی وجہ سے بڑے ہیں۔ وہ اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ اگر تو یہ ذکر تحدیثِ نعمت پر کیا جائے تو ٹھیک اور اگر محض اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے کیا جائے اور دوسروں پر اپنی بڑائی جتانے کے لئے باتیں کی جائیں تو یہ یقیناً تکبّر کے زمرہ میں آتا ہے۔ انسان بڑا تو سہی لیکن اپنی بڑائی جتانا اور دوسروں کو اس سے متاثر کرنے کی کوشش کرنا یہ بُری بات ہے۔ یہ دراصل صرف بڑائی نہیں بلکہ بڑائی کے ساتھ ٹیڑھا پن بھی ہے۔ اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک کوئی انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھ رہا ہے اور ساتھ ٹیڑھا بھی ہے اور دونوں چیزیں تکبّر میں اکٹھی چلتی ہیں اس وقت تک اس کے لئے کوئی نجات نہیں لیکن فرمایا کہ یہ ممکن ہے کہ تمہارے تکبّر دُور ہو جائیں یہ ممکن ہے کہ تمہاری کجیاں دُرست ہو جائیں اور تم سیدھے ہو جاؤ اس لئے مایوسی کا پیغام نہیں ہے بلکہ امید کا پیغام ہے مشکل کام ہے تمہیں بہت محنت کرنی پڑے گی۔ بہت مشقت کی راہ اختیار کرنی پڑے گی۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں تکبّر سے دُور رکھے اور کجیوں سے بھی اور اگر کہیں ہم میں اس کا کوئی شائبہ آ ہی جائے تو محنت اور شفقت سے اسے دُور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تکبّر اور کجی سے خود خدا محفوظ فرمائے
کسی حالت میں بھی پڑنے نہ پائیں ہم پہ یہ سائے
نجات اس میں ہے اپنی یہ سراسر دُور ہوں ہم سے
ہر اک لمحہ ہمارا عجز میں کٹتا چلا جائے

ابوالاقبال

○

جو میرے اشکوں کے افسانے وہ سُنائیں گے
ستارے روتے ہوئے آسماں سے آئیں گے

ہزار ظُلم وہ توڑیں۔ ہزار جور کریں
وفا کی شرط کو ہم اہلِ دِل نبھائیں گے

تِرے تبسّمِ رنگیں کے تذکرے سُن کر
ہنسے گی موجِ صبا۔ پھول مسکرائیں گے

جو مطمئن لبِ ساحل پہ ہیں اُنہیں کہدو
کہ یہ کنارے بھی اک روز ڈوب جائیں گے

پُکار اُن کو کچھ اور انکسار سے اے دِل
کبھی وہ دوشِ ہوا سے اُتر ہی آئیں گے

ہمارے اشک امانت رہیں گے دُنیا کی
ہمارے بعد بھی دن رات جگمگائیں گے

گِلہ نہ کر جو تجھے ظلمتوں نے گھیرا ہے
یہی اندھیرے تجھے روشنی دکھائیں گے

بتا رہا ہے یہ حالات کا چلن ثاقب
کہ لوگ اب غمِ دوراں کے گیت گائیں گے

ثاقب زیروی

ذات کا گھمنڈ تکبّر پیدا کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم اور افضل الانبیاء ہیں انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہ! تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں قیامت کو ہرگز نہیں پوچھا جائے گا کہ تیرا باپ کون ہے۔ وہاں تو اعمال ہی کام آئیں گے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبّر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شئے ہے کہ وہ نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے ۔۔۔۔ ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

فرمایا: یہ لوگ جو عذاب کے آنے کی جلدی کر رہے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ عذاب دینے میں دھیما ہے۔ اگر اس نے ایک وقت مقرر نہ کیا ہوتا تو عذاب ابھی آجاتا۔ اب بھی آئے گا تو سہی مگر اچانک آئے گا۔ اور ایسی حالت میں آئے گا کہ وہ جانتے بھی نہ ہوں گے جیسے فتح مکہ ایسی اچانک ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر مکہ کے پاس بھی پہنچ گیا۔ اور مکہ والوں کو خبر تک نہ ہوئی تاریخ میں لکھا ہے کہ جب اسلامی لشکر رات کو مکہ کے قریب پہنچا اور ہر سپاہی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت اپنے اپنے کھانے کے لئے علیحدہ علیحدہ آگ جلائی تو ابوسفیان اور اس کے بعض ساتھی جو مکہ والوں کی طرف سے پہرہ پر مقرر تھے انہوں نے دور سے اتنی بڑی روشنی دیکھی تو وہ گھبرا گئے۔ اور اسی گھبراہٹ میں ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ یہ کس کا لشکر ہے؟ اس پر پہلے تو ان کا خزاعہ کی طرف خیال گیا۔ کہ شاید خزاعہ کے آدمی ہوں گے جو اپنا بدلہ لینے کے لئے آئے ہیں لیکن ابوسفیان نے کہا خدا کا خوف کرو خزاعہ تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں۔ یہ اتنا بڑا لشکر ہے کہ خزاعہ کی اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں۔ انہوں نے کہا پھر فلاں قبیلہ ہوگا۔ کہنے لگا۔ آخر وہ کیوں آتا اور پھر ان کی تعداد بھی اتنی نہیں۔ غرض اسی طرح وہ پانچ سات قبائل کے نام لیتے چلے گئے کہ فلاں ہوگا فلاں ہوگا اور ہر بار ابوسفیان نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ آخر انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہوگا اور کس کا ہوگا۔ کہنے لگا۔ بالکل جھوٹ ہے۔ میں تو انہیں مدینہ میں آرام سے بیٹھا چھوڑ کر آیا ہوں۔ ان کی تو لڑائی کی کوئی تیاری ہی نہیں تھی۔ یہ باتیں ابھی ہو ہی رہی تھیں کہ اسلامی لشکر کے چند سپاہی جو پہرہ پر متعین تھے وہ پہرہ دیتے ہوئے قریب پہنچ گئے۔ اور انہوں نے ابوسفیان کی آواز سنی۔ ان میں حضرت عباسؓ بھی تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور ابوسفیان کے بڑے گہرے دوست تھے۔ اس وقت وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر پر سوار تھے۔ انہوں نے آواز سنی تو کہنے لگے ابوسفیان! ابوسفیان نے کہا عباسؓ! تم کہاں؟ حضرت عباسؓ نے کہا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کا لشکر لے کر آگئے ہیں۔ تو جلدی سے میرے پیچھے بیٹھ اور اپنی قوم کی معافی کیلئے درخواست کر ورنہ تباہی آجائے گی۔ پھر خود ہی انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور خچر کے پیچھے بٹھا کر اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ غرض فتح مکہ ایسی اچانک ہوئی کہ کفار ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ اسلامی لشکر ان کے صحنوں میں اتر گیا۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۳۱ جنوری ۱۹۴۷ء کو مغرب کی نماز کے بعد جو کچھ فرمایا اس کے ایک حصے کا ملخص پیش کیا جاتا ہے۔

فرمایا: آج میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک انسانیت کا سوال ہے عورت اور مرد کے جذبات اور احساسات ایک ہی قسم کے ہیں۔ بعض چھوٹی چھوٹی غلطیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے نتیجہ میں انسان بڑے بڑے امور میں ٹھوکریں کھاتا ہے اور کچھ کے کچھ خیالات اور توہمات میں پڑ جاتا ہے ان میں سے ایک امر جس کو میں بیان کرنے لگا ہوں۔ عورت کے حقوق کے متعلق ہے قرآن کریم نے اس نکتہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرمایا ہے کہ اے انسانو۔ تم سب کو ہم نے ایک نفس سے پیدا کیا۔ اور ایک ہی جوہر سے تمہاری زوج یعنی عورت کو پیدا کیا ہے۔ جہاں تک انسانی فطرت کا سوال ہے۔ اس میں عورت کی تخلیق بھی ویسے ہی ہوتی ہے جیسے مرد کی۔ "اس سے اس کا زوج پیدا کیا۔" کے الفاظ میں اس نکتہ کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ عورت اور مرد کے جوہر میں کوئی فرق نہیں جیسی عورت کی فطرت اور خواہشات ہیں ویسے ہی مرد کی اس لئے جیسے حقوق مرد کے ہیں ویسے عورت کو بھی ملنے چاہئیں۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ تمام انسانوں کو صرف ایک انسان سے پیدا کیا ہے کیونکہ اس میں تو کوئی حکمت کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ افسوس ہے کہ عرصہ دراز سے عورت کو اس کے فطری حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ صرف ہندوستان میں ہی نہیں (یہ جنوری ۱۹۴۷ء کی بات ہے) بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی چنانچہ اسی لئے آئے دن وہاں عورتوں کی طرف سے مردوں کے خلاف بغاوتیں ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ فطرت انسانی لمبی غلامی اور دیرینہ ظلم کے بعد لازماً اس کے مقابلے کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے اور بغاوت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اچھوتوں اور مزدوروں کی بغاوتیں اسی ظلم کے نتیجے میں آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔ مگر جہاں تک انسانی ضرورتوں کا سوال ہے وہ اچھوتوں کے بغیر بھی ہو سکتی ہیں اور مزدوروں کے بغیر بھی دنیا کے کاروبار چل سکتے ہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ میں نہ ہی اچھوت ہوتے ہیں اور نہ ہی زیادہ مزدور۔ لوگ اپنے کام کرتے ہی رہتے ہیں مگر عورتوں کی بغاوت سے دنیا کا کاروبار ہی بند نہ ہو بلکہ ساری دنیا ہی ختم ہو جائے۔ ذرا اس بغاوت کا تصور تو کرو۔ کتنا بھیانک ہے کہ جب عورتیں مردوں کے خلاف بغاوت کے لئے کھڑی ہو جائیں۔ بچے پیدا کرنے سے انکار کریں تو یہ دنیا کس طرح قائم رہ سکتی ہے لازماً اس کا نتیجہ نسل کشی اور بدکاری ہوگا پس جس ظلم کے اتنے خطرناک نتائج نکلنے والے ہوں۔ اسے روا رکھنا سخت حماقت ہے۔ آپ لوگوں کو عورت کے حقوق کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے اور نیکی کے کاموں میں جس طرح مردوں کی شمولیت لازمی ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی موقعہ دینا چاہیئے مجھے ایک عورت کا خط موصول ہوا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ میرا خاوند مجھے علیحدہ چندہ دینے نہیں دیتا۔ وہ کہتا ہے میرے چندے میں تم بھی شریک ہو حالانکہ یہ غلط ہے۔ جس طرح مرد کی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ اپنے ہاتھ سے نیکی کرے اسی طرح عورت کی فطرت بھی اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ خود نیکی بجا لا کر اپنے لئے ثواب کمائے نیکی سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور جب تک ہر شخص خود نہ کرے اس کے دل کی صفائی کس طرح ہو سکتی ہے۔ جس طرح نماز دوسرے کی طرف سے نہیں پڑھی جا سکتی۔ اسی طرح چندہ بھی دوسرے کی طرف سے نہیں دیا جا سکتا۔ پس آپ لوگوں کو عورتوں کو بھی چندوں وغیرہ میں شمولیت کا موقعہ دینا چاہیئے تاکہ ان کی فطرت کا تقاضا بھی پورا ہوتا رہے۔ صرف چندہ ہی نہیں یہ تو مثال کے طور پر میں نے بیان کیا ہے۔ ہر شعبہ حیات میں عورت کو برابر کا شریک سمجھنا چاہیئے اور اسے اس کے حقوق دینے چاہئیں۔ مرد کے حقوق کو جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ "مرد عورتوں پر قوام" ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد کو گھریلو معاملات میں ویٹو پاور کا درجہ حاصل ہے۔ جب میاں بیوی میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے تو اس وقت مرد کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ لیکن جب اختلاف بڑھ جائے اور مرد ویٹو پاور کا ناجائز استعمال کرے تو عورت کو عدالت کی رو سے اپنے حقوق لینے کی اجازت ہے پس میں مردوں خصوصاً نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ عدل قائم کریں اور دینِ حق کے رستہ میں دیوار حائل نہ کریں۔

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو دیگر امور کے علاوہ فرمایا۔

"مجھے اس خطبہ کی تحریک خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے ہوئی ہے۔ نوجوانوں کا جلسہ ہو رہا ہے۔ اور وہاں لفٹ رائٹ لفٹ رائٹ ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سے بھی اصلاحیں ہوتی ہیں لیکن یہ اصلاحیں زیادہ دیر تک نہیں چل سکتیں۔ اس کے مقابلہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تبدیلی پیدا کی وہ دل سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کا تعلق اندرون سے تھا۔ اس لئے آپ ایک حقیقی تبدیلی پیدا کر گئے۔ آج آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم پر ۱۴۰۰ سال گذرنے کو ہیں لیکن اس کے نقش ابھی قائم ہیں۔ فلاسفروں کی کتب پڑھنے والے آج بھی ہزاروں ہوں گے۔ جالینوس کی کتابیں پڑھنے والے سینکڑوں ہوں گے۔ لیکن ان پر عمل کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے اس گئے گذرے زمانے میں بھی لاکھوں کی تعداد میں ہوں گے۔ اس کے مقابل پر آپ کے بعد جو فلسفی آئے ان کی تعلیم پر عمل کرنے والے دس افراد بھی نہیں ملتے پس جس تغیر کے نقش مستقل ہوتے ہیں۔ وہی تغیر بابرکت ہوتا ہے۔ ورنہ صرف ظاہری تبدیلی اچھی نہیں۔ دنیا ایک روحانی تغیر چاہتی ہے اور وہ تغیر ضرور ہو کر رہے گا۔ اس تغیر کو کوئی نہ کوئی جماعت پیدا کرے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ ایسا تغیر کوئی جماعت ہی پیدا کرتی ہے۔ پس جب ایسا تغیر مقدر ہے تو ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ ہمیشہ ہمیش یادگار قائم کرنے والا کام ان سے ہو جائے۔ اگر وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو وہ یاد رکھیں کہ یہ تغیر دلوں سے پیدا ہوگا۔ ظاہر سے دل نہیں بدلتا۔ دل سے ظاہر بدلتا ہے۔ بے شک بعض دفعہ ظاہر سے بھی دل بدل جاتے ہیں۔ لیکن نہایت آہستہ آہستہ صحیح طریق یہی ہے کہ پہلے دلوں کی اصلاح کی جائے اور پھر ظاہر کو بدلا جائے کیونکہ روحانی تبدیلی دل سے پیدا ہوتی ہے اور پھر باہر سے تعلق رکھتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

نائیجیریا کے شمالی علاقے کے قاضی القضاۃ ایک سوڈانی تھے اور اس علاقے کا سیاسی اور معاشرتی طور پر مصر کے ساتھ بھی گہرا تعلق تھا۔ چنانچہ مصری حکومت نائیجیریا کے شمالی علاقے کے مسلمانوں کی کسی نہ کسی رنگ میں مدد کرتی رہتی تھی اور اسی لئے شمالی علاقے کے لوگ سمجھتے تھے کہ مصر ان کی پشت پناہی کرتا ہے لیکن ایک دفعہ اسلامک کانگرس نے جس کا مرکزی دفتر ان دنوں مصر میں تھا۔ اپنا ایک وفد بھیجا تاکہ یہ معلوم کر سکے کہ وہاں پر ثقافتی مرکز کس طرح قائم کئے جا سکتے ہیں اس وفد کے تین اراکین تھے۔ دو مصری اور ایک پاکستانی ان کا نام تھا محمود بریلوی جو کسی زمانے میں مشرقی افریقہ میں بھی رہے تھے۔ اور ضخیم تاریخی کتابوں کے مصنف تھے۔ جب یہ وفد نائیجیریا پہنچا تو سب سے پہلے لیگوس کے عمائدین نے انہیں ہین لینڈ ہوٹل میں ایک عشائیہ دیا اور وہاں پر ان مختلف تجاویز پر غور کیا گیا کہ ثقافتی مراکز کس طرح اور کہاں کھولے جائیں۔ مجھے یاد ہے کہ بعض دوستوں نے بڑی فراخ دلی سے زمین کی پیشکش کی وفد کا کہنا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم فوری طور پر آپ کو پانچ سو سے بھی زیادہ ڈاکٹر کی ڈگری رکھنے والے اشخاص مہیا کر سکتے ہیں۔ جو آپ کے تعلیمی اداروں میں کام کریں۔ اس موقعہ پر خاکسار نے بعض تجاویز پیش کیں۔ جن کی وجہ سے محمود بریلوی صاحب جو پروفیسر محمود بریلوی کہلاتے تھے کو میرے ساتھ خاص دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اور اس وقت سے لے کر جب تک یہ وفد نائیجیریا میں رہا ان کی پی۔ آر کے فرائض میرے ذمے رہے۔ میں نے انہیں نائیجیرین براڈکاسٹنگ سٹیشن سے متعارف کروایا۔ ان کی تقریر کروائی۔ اخبارات میں ان کی خبریں شائع کروائیں۔ اور دیگر ہر طریق پر ان کی امداد کی۔ پروفیسر موصوف بڑے اعتماد کے ساتھ مجھ سے ایک روز کہنے لگے کہ اس وفد کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم کسی انجمن کو کچھ رقم دینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ یہ رقم لینے کے لئے تیار ہوں۔ تو میں یہ رقم احمدیہ جماعت کے نام کروا دوں گا۔ میں نے گذارش کی کہ ہم ایسی رقم لینے والوں میں سے نہیں ہیں۔ نہ ہمیں اس رقم کی ضرورت ہے۔ ہم خدا کے فضل سے خود کفیل ہیں ہمارے ممبر خود چندہ اکٹھا کرتے ہیں۔ اور اس طرح ہمارے تمام کام آسانی سے چل رہے ہیں۔ چند دنوں کے بعد گورنر جنرل صاحب نے اس وفد کو بلایا اور چونکہ برطانیہ اور مصر کے تعلقات خراب ہو چکے تھے انہیں نوٹس دیا کہ وہ اس سے اگلے روز نائیجیریا سے چلے جائیں۔ چنانچہ یہ وفد نائیجیریا سے چلا گیا اس وقت جو تصویر زیر نظر ہے اس میں لیگوس کی میونسپل کمیٹی کے چیئرمین مسٹر ماشا اور وفد کے ایک مصری دوست پروفیسر محمود ، صاحب بریلوی۔ مکرم شیخ نصیر الدین صاحب خاکسار اور خاکسار کا بیٹا ظفر اقبال ہے۔ محمود بریلوی صاحب نے اس دورے کے بعد افریقہ کے متعلق ایک کتاب تصنیف فرمائی جس میں احمدیہ مشن کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ جہاں تک مسٹر ماشا کا تعلق ہے یہ ایک نہایت زیرک اور ہمدرد انسان تھے۔ ہمارے ساتھ ان کے دوستانہ تعلقات تھے۔ اور ان کو مونسپل کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہونے میں خدا کے فضل سے ہماری جماعت کی کوششیں بھی شامل تھیں چنانچہ انہوں نے بھی ہمیشہ اس بات کا پاس رکھا۔ اور ہمارے ساتھ ہر طرح ہمدردی کرتے رہے۔

پروفیسر محمود بریلوی نے احمدیہ مشن نائیجیریا کے متعلق ہمارے مرکز کو ایک خط بھی لکھا۔ جس میں نائیجیریا کی جماعت کو سراہا اور اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ جماعت سماجی معاملات میں مسلمانوں کی خاصی مدد کر رہی ہے۔ اس وفد کے لئے لیگوس کے سب سے بڑے ہال گلوور میموریل ہال میں استقبالیے کا انتظام کیا گیا جہاں پر دیگر افراد کے علاوہ خاکسار کو بھی تقریر کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر خاکسار نے اس بات کو سراہا کہ یہ وفد ثقافتی مراکز قائم کرنے آیا ہے اور ان ثقافتی مراکز کا بیشتر کام تعلیم اور تربیت کی طرف توجہ دینا ہو گا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ نائیجیریا کے مسلمانوں کو اس وقت سب سے زیادہ تعلیم ہی کی ضرورت تھی۔ عیسائی بہت پہلے خاصے تعلیم یافتہ ہو چکے تھے۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور پیچھے رہ گئے۔ اب اس بات کی ضرورت تھی کہ ان کی تعلیم کو جلد جلد آگے بڑھایا جائے۔

چنانچہ مجھے یاد ہے کہ کئی دفعہ محکمہ تعلیم سے مسلمانوں نے یہ اپیل کی کہ انہیں کیچ اپ (CATCH UP) گرانٹ دی جائے۔ کیچ اپ گرانٹ کا مطلب یہ لیا جاتا تھا کہ ہم لوگ پیچھے رہ گئے ہیں اس لئے ہمیں اس سلسلے میں مراعات دی جائیں۔ لیکن مسلمانوں کا یہ مطالبہ کبھی پورا نہ کیا جا سکا۔ جہاں تک عیسائیوں کے آگے بڑھنے کا سوال ہے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ جب کہ ایک مسلمان چیف کو حکومت نے برطرف کیا اور مسلم لیگ آف نائیجیریا کے صدر اور سیکرٹری مجھے بھی اپنے ساتھ لے کر اس صوبے کے وزیر اعلیٰ سے ملے (ان کا نام اوبافیمی آوولوو تھا) تو انہوں نے مسلمانوں پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ کیا انہیں یاد نہیں کہ ہم بچپن میں پھٹی ہوئی خاکی نیکروں اور قمیضوں کے ساتھ سروں پر بڑے بڑے بستے رکھ کے سکول جایا کرتے تھے اور پوری لگن کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے تھے جب کہ انہی دنوں مسلمانوں کے بچے ریشمی کپڑے پہن کر جیسے وہ پلش کہتے تھے گھوما پھرا کرتے تھے اور تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ اگر اب ہم ان سے آگے ہیں تو یہ ہمارا قصور ہے یا ان کا گویا کہ وہ موجودہ صورت حال کو اس بات کا نتیجہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں نے تعلیم حاصل کرنے سے گریز کیا اور عیسائیوں نے دل لگا کر تعلیم حاصل کی نتیجتاً وہ سیاست میں بھی آگے آ گئے اور سماجی طور پر بھی ان کی پوزیشن بہتر ہو گئی۔ شاید یہ بتا دینے کے بعد کہ نائیجیریا کے گورنر جنرل نے اس وفد کو نائیجیریا چھوڑ جانے کے لئے کہا تھا۔ یہ کہنا ضروری نہیں کہ اس کے بعد کوئی ثقافتی مرکز نہ کھل سکا۔ جب اس وفد کا نائیجیریا سے رابطہ ہی نہ رہا تو ثقافتی مرکز کھلنے کا کیا امکان ہو سکتا تھا۔

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں :۔

الفضل میں یاد رفتگاں کے کالم میں "ملک اعجاز احمد اعجاز کلانوری" پر ملک عبدالوحید سلیم کے مضمون سے یہ معلوم کر کے بہت رنج اور افسوس ہوا کہ میرے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھانے کے پہلے سال کے وفادار اور قدردان شاگرد اس جہان سے گذر گئے۔ جس سال وہ میٹرک میں پڑھتے تھے ۱۹۲۹۔۱۹۳۰ کے سیشن میں۔ اسی سال حضرت صاحبزادہ (بعد میں جماعت احمدیہ کے تیسرے امام) بھی پرائیویٹ طور پر سکول میں تشریف لا کر میٹرک کے امتحان کی تیاری کے لئے کلاس میں بیٹھا کرتے تھے۔ اور انگریزی۔ ریاضی اور تاریخ جغرافیہ کے مضامین پڑھا کرتے تھے۔ مجھے بھی انہی دنوں حضور کو انگریزی پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان دنوں حضور بالعموم مصلح الدین سعدی (برادر اصغر حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب) کی معیت میں سکول آیا کرتے تھے اور وہی حضور کے زیادہ قریب تھے۔ حضور جس "سیٹ" پر بیٹھا کرتے تھے۔ وہ استاد کی کرسی کے ساتھ ہی ہوتی تھی۔ حضور کی طبیعت میں شرم و حیا کے آثار نمایاں تھے۔ حضور کسی کلاس فیلو سے بے ضرورت بات نہیں کرتے تھے۔ البتہ حضور کا ہر ساتھی حضور کے قریب رہنے اور حضور سے بے تکلف ہونے کا متمنی تھا۔

ملک اعجاز احمد کی طبیعت میں مزاح کا عنصر بہت واضح تھا۔ طبیعت میں شگفتگی اور خوش اخلاقی تھی۔ انکی اپنی طبیعت کی کشادگی اور اخلاص انکو دوسروں کے قریب کر دیتا تھا۔ مجھ سے بھی خاص لگاؤ تھا۔ اور اپنائیت کا یہ عالم ہم دونوں میں ان کے آخری سانس تک قائم رہا۔ ان میں تعلقات کو استوار رکھنے اور پرانی یادوں کو تازہ کرتے رہنے کا خاص ملکہ تھا۔ میں نے اپنے مطبوعہ سوانح میں بعض پرانے طالب علموں کا ذکر کیا۔ اور اگرچہ اعجاز احمد میرے بہت قریب تھے اور میں ان کے اخلاص اور قدردانی کے جذبہ کا خاصا مداح تھا اور ہوں سہواً ان کا نام لکھنے سے رہ گیا۔ صاف گوئی انکی طبیعت کا لازمی جزو تھا۔ اپنا نام نہ پا کر مجھ سے گلہ کیا کہ اپنے پرانے شاگردوں کی فہرست میں میرا نام کیوں درج نہیں کیا۔ میں نے معذرت خواہی کے رنگ میں جواباً اس کوتاہی پر جو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کا آغاز اور پیش رفت

ولید احمد ریویو آف ریلیجنز کے جولائی ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں احمدیہ جماعت کے جلسہ سالانہ کے آغاز اور اسکے مقاصد پر لکھتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ پہلا جلسہ سالانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خان محمد علی صاحب کے دو مکانوں میں قادیان میں ۱۸۹۱ء میں منعقد کیا گیا تھا۔ اور اس جلسہ کے موقعہ پر شرکائے جلسہ کی تعداد ۷۵ تھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۸۹۰ء میں یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ باقاعدگی کے ساتھ جلسے کیا جایا کریں گے۔ اور اگرچہ ۱۸۹۱ء کے دسمبر میں ایک جلسہ ہوا بھی تھا لیکن حقیقتاً جلسے کی بنیاد اسکے بعد پڑی۔ ۱۸۹۲ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بتایا کہ اس جلسے کی بنیاد رکھی جا رہی ہے اور جماعت کے اراکین کو متنبہ کر دیا جائے کہ یہ اور ایسے دیگر تمام جلسے خدا تعالیٰ کے نام پر اسکی عزت کو بلند کرنے کے لئے کئے جانے چاہیئں۔ پہلے جلسے کی کارروائی نے آئندہ ہونے والے جلسوں کی صورت واضح کر دی۔ اس جلسے میں صرف بعض دینی باتوں کا تذکرہ ہوا اور ایسے امور زیر بحث آئے جن سے انسان باطل کو چھوڑ کر اپنے آپ کو خدا کے قریب سے قریب تر کرتا چلا جائے۔ دوسرا جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو شروع ہوا پہلے روز حضرت مولوی نورالدین صاحب جو بعد میں امام جماعت الاول منتخب کئے گئے نے تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نے اپنی تقریر میں اپنے پیروکاروں کو ہدایت کی کہ وہ امن کے راستے پر چلیں اور نیکی اختیار کریں۔ حضور نے اپنے متعلق بھی وضاحت فرمائی۔ دوسرے روز ان سکیموں پر غور کیا گیا۔ جن سے مغرب کے لوگوں کی اخلاقی حالت کو بہتر بنایا جا سکتا تھا۔ اور اس سلسلے میں کئی فیصلے کئے گئے۔ اس روز بھی شام کے وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آخری روز بعض فیصلہ جات کے متعلق گفتگو کی گئی۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ قادیان میں ایک مطبع قائم کیا جائے۔ اس تجویز کو سنکر ۹۲ حضرات نے فوری طور پر اپنا چندہ پیش کر دیا۔ اس موقعہ پر ۵۰۰ حضرات نے جلسہ میں شرکت کی بہت سے دوست پیدل چل کر آئے تھے۔ اور بہت سے دوست دور دراز علاقوں سے قادیان پہنچے تھے۔ بعض دوست بیرونی ممالک سے بھی تشریف لائے۔ عام طور پر لوگ مکہ، اٹاوہ (ETTAWA)، دہلی، راجپوتانہ پشاور، بریلی، علی گڑھ، شاہ آباد، سہارن پور، نوشہرہ، مظفر گڑھ، راولپنڈی، کرنال، انبالہ، گوجرانوالہ، جالندھر، جھنگ، ہوشیار پور، شاہ پور، نابہ اور جموں کشمیر سے تشریف لائے۔ پہلے جلسہ سالانہ کے دوران ان جلسوں کے اغراض و مقاصد بھی متعین کئے گئے۔ ایک دین حق کی اشاعت دوئم یورپ اور امریکہ میں دین حق اختیار کرنے والوں کی ضروری امداد اور ان کی بہبود کے طریق۔ سوئم نیکی اچھائی پاکیزگی اور اخلاقی اقدار کو ساری دنیا میں اجاگر کرنا۔ بری عادتوں اور رسم و رواج کا قلع قمع۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس کا نقطہ مرکزی یہ ہے کہ لوگ نیکی میں ترقی کریں اور خدا کے قرب کے حصول کے لئے کوشش کریں اس بات کو حضرت امام جماعت الثالث نے ۱۹۷۲ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کھول کر بیان فرمایا تھا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور وہ اس وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ کوئی سوچنے اور سمجھنے والا دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہی وہ باتیں تھیں جن کے متعلق اس جلسے میں بیان کیا گیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ان جلسوں کے ذریعے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کی جائے اور یہ محبت اتنی مضبوط ہو کہ گویا پتھروں پر مضبوط عمارت بنائی گئی ہے اور کوئی چیز اسے متزلزل نہیں کر سکتی مسٹر ولید احمد کہتے ہیں کہ جلسے میں شرکت کرنے والے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ان تمام باتوں کو مد نظر رکھیں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمائیں۔ ولید احمد کہتے ہیں کہ جتنے لوگ پاپ کنسرٹ یا کھیلیں دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔ اتنی تعداد بے شک ان جلسوں پر حاضر نہ ہو لیکن یہ جلسے تعداد کے لئے ہیں بھی نہیں۔ یہاں تو ضرورت اس بات کی ہے کہ خلوص دل کے ساتھ وہ لوگ آئیں جو خدا تعالیٰ کے متلاشی ہوں۔ اور وہ اپنے علم میں اضافے کے خواہاں ہوں اور روحانی فوائد حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ یہ ان خدا خوف لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ یہاں پر قرآن کریم کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اگر ایسے لوگوں کا اجتماع ہو تو ان سے بھی غرض پوری ہو جاتی ہے۔ اسطرح ایک روحانی بھائی چارہ بھی قائم ہوتا ہے۔ اور لوگ ایک دوسرے کے دوست بن کر ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونے لگتے ہیں۔

ارتھنگ (EARTHING)

محمد شفیق
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

ایک مخصوص موٹائی کی دھاتی تار کے ایک سرے کے ساتھ برقی مشین کے فریم کو اور دوسرے سرے کے ساتھ ارتھ الیکٹروڈ (EARTH ELECTRODE) کو جوڑ کر اسے زیر زمین گیلی مٹی میں دفن کرنے یا گاڑھنے کو ارتھنگ کہتے ہیں۔ دھاتی پلیٹ یا راڈ کو ارتھ الیکٹروڈ کہتے ہیں۔

ارتھنگ کی ضرورت

پاور ہاؤس یا ٹرانسفارمر کی نیوٹرل کی تار کو زمین میں ارتھ کیا جاتا ہے۔ اس طرح زمین نیوٹرل بن جاتی ہے۔ اب اگر کسی وجہ سے برقی مشین میں کوئی تار ننگی ہو کر اپنے دھاتی فریم کے ساتھ چھو جائے تو فیز اور نیوٹرل کے آپس میں مل جانے سے شارٹ سرکٹ (SHORT CIRCUIT) ہوگا۔ (ارتھ شدہ مشین کا دھاتی فریم نیوٹرل پر ہونے کی وجہ سے) اور نتیجتاً لائن فیوز پگھل جائے گا اور برقی مشین، فیز کی تار سے علیحدہ ہو جائے گی (فیز کی تار وہ تار ہوتی ہے جو شاک لگاتی ہے) اس حالت میں جو کوئی بھی برقی مشین کو ہاتھ لگائے گا وہ برقی صدمے سے محفوظ رہے گا۔ اس کے برعکس اگر کسی برقی مشین کا دھاتی فریم ارتھ شدہ نہ ہوگا تو برقی مشین میں لیک (LEAK) ہونے کی صورت میں جو شخص بھی اس کو ہاتھ لگائے گا کرنٹ اس کے جسم میں سے گزر کر زمین میں چلی جائے گی (زمین نیوٹرل ہونے کی وجہ سے) اس طرح برقی مشین کو ہاتھ لگانے والے شخص کو برقی صدمہ لگے گا۔

ارتھ الیکٹروڈ کا سائز اور میٹریل

قوانین بجلی کے مطابق درست ارتھنگ کرنے کے لئے تانبے (COPPER) کی ارتھ پلیٹ کا سائز ۲ فٹ × ۲ فٹ × ۱/۸ انچ ہونا چاہئیے۔ اور تانبے کی ارتھنگ لیڈ (EARTHING-LEAD) کی موٹائی کم از کم ۸ SWG ہونی چاہئیے۔ ارتھنگ لیڈ وہ تار ہوتی ہے جو برقی مشین کے دھاتی فریم اور ارتھ الیکٹروڈ کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس کی موٹائی لوڈ کے مطابق ہوتی ہے۔ تانبے کی ارتھ پلیٹ کے ساتھ استعمال ہونے والے نٹس (NUTS) بولٹس (BOLTS) اور واشرز (WASHERS) وغیرہ بھی تانبے ہی کے ہونے چاہئیں۔ ارتھ الیکٹروڈ اگر کاپر راڈ (ROD) کا ہو تو اس کی موٹائی آدھا انچ سے ایک انچ تک اور لمبائی ضرورت کے مطابق ہونی چاہئیے۔ تانبہ چونکہ مہنگی دھات ہے اس لئے IEE ریگولیشنز (REGULATIONS) کے مطابق تانبے کی پلیٹ کی بجائے GI (GALVANISED IRON) کی پلیٹ (یعنی وہ لوہے کی پلیٹ جس پر جست (LEAD) کی تہ چڑھائی گئی ہو) سائز ۲ فٹ × ۲ فٹ × ۱/۴ انچ کی بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ارتھنگ لیڈ۔ نٹس۔ بولٹس اور واشرز وغیرہ بھی GI کے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ DISSIMILAR METALS کے آپس میں ملنے سے جوڑ پر GALVANIC EFFECTS کی وجہ سے زنگ (CORROSION) لگ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک تو ارتھنگ نظام کی مزاحمت بڑھ جائے گی اور ارتھنگ زیادہ موثر نہیں رہے گی اور دوسرے کچھ عرصہ کے بعد ارتھنگ لیڈ کا رابطہ ارتھ الیکٹروڈ سے منقطع ہونے کا خطرہ ہوگا اور نتیجتاً ارتھنگ کا مقصد ہی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے ارتھنگ لیڈ ارتھ الیکٹروڈ اور ان کو آپس میں جوڑنے والا متعلقہ سامان بھی ایک ہی دھات کا ہونا چاہئیے۔

ارتھ الیکٹروڈ کی گہرائی

ارتھ الیکٹروڈ (پلیٹ یا راڈ) کو کتنی گہرائی تک زمین میں دفن کرنا یا گاڑھنا چاہئیے اس کا انحصار زیر زمین پانی کی سطح پر منحصر ہوتا ہے۔ سیم زدہ علاقوں میں اگر زیر زمین پانی کی سطح ۳ یا ۴ فٹ ہو تو وہاں ۱۲ فٹ کی گہرائی تک ارتھ الیکٹروڈ کو دفن کرنے یا گاڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر سطح زمین سے پانی دور ہو تو پھر گہرائی میں بھی اضافہ اسی نسبت سے کرنا چاہئیے۔ اصولی طور پر ارتھ الیکٹروڈ کی گہرائی زیر زمین پانی کی سطح سے ایک فٹ نیچے تک ہونی چاہئیے اگر زیر زمین پانی کی سطح چالیس یا پچاس فٹ ہو تو اس صورت میں اتنی گہرائی تک کھدائی کروانے پر خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ بارہ سے پندرہ فٹ کی گہرائی تک ہی ارتھ الیکٹروڈ کو دفن کرنا کافی ہوتا ہے۔ مگر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات و واقعات شخصیات ـــــ نون۔ سین

آئندہ کون؟

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ مسٹر میخائل گورباچوف کی واپسی میں ان کی مقبولیت کا بہت بڑا ہاتھ ہے کیونکہ ان کی سہ روزہ عدم موجودگی میں عوام الناس سڑکوں پر بھی نکل آئے اور انہوں نے فوج کی مخالفت کا بھی مظاہرہ کیا۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ بعض لوگ نہتے ہونے کے باوجود ٹینکوں پر چڑھ گئے اور جو فوجی ٹینک چلا رہے تھے انہیں کھینچ کھینچ کر نیچے اتارنے کی کوشش کی انہوں نے عامی دیر سڑکوں پر مظاہرے کئے اور اس بات کا ثبوت مہیا کر دیا کہ وہ گورباچوف کو ہی واپس لانا چاہتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نہتے عوام الناس شاید کامیابی کا منہ نہ دیکھتے اگر بورس یلسن جو روسی ریاست کے صدر ہیں اسی معاملے میں کوشش نہ کرتے کہا جا سکتا ہے کہ زیادہ تر انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ انقلاب ناکام ہوا اور مسٹر گورباچوف واپس آگئے اس سے قبل کبھی مسٹر گورباچوف اور یلسن کی آپس میں دوستی کا مظاہرہ ہوا کرتا تھا۔ اور کبھی مخالفت کا اور بعض اوقات یہ سوچا جانے لگتا تھا۔ کہ ہر ممکن کوشش کے ساتھ مسٹر گورباچوف کو صدارت سے الگ کر کے خود سوویت یونین کے صدر بن جائیں گے۔ اس انقلاب کے دوران مسٹر یلسن نے اپنا سارا زور مسٹر گورباچوف کو واپس لانے میں لگا دیا۔

اب کیا ہوگا۔ یہ سیاست دانوں کا ایک گرما گرم مسئلہ ہے اگر مسٹر یلسن اتنے طاقتور ہیں کہ وہ گورباچوف کو واپس لا سکتے ہیں تو کیا وہ یہ کوشش نہیں کریں گے کہ اب ہر بات میں گورباچوف کو اپنی بالادستی کا احساس دلاتے رہیں کیا یہ ممکن ہوگا کہ گورباچوف ان کے ممنون ہونے کے باوجود ان پر ویسی ہی اپنی بالادستی کا اظہار کر سکیں جو سوویت یونین کا دستور انہیں دیتا ہے۔ یہ سوال اس لئے فوری طور پر حل نہیں ہو سکتا کہ انسانی فطرت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی شخص کل کو کیا کرے گا۔ آخر وہ لوگ جنہیں مسٹر گورباچوف نے خود آگے بڑھایا تھا۔ اور جن پر اعتماد کیا تھا انہی لوگوں نے گورباچوف کے خلاف انقلاب برپا کیا۔ دوست دشمن بن سکتے ہیں اور دشمن دوست اب سب سے بہتر بات تو یہ ہوگی کہ گورباچوف اور یلسن دونوں مل کر سوویت یونین کی ترقی کے لئے کوشاں رہیں۔ نہ ایک کو دوسرے کی بالادستی کا خیال آئے نہ دوسرے کو پہلے کی بالادستی کا خیال آئے دونوں اپنے آپ کو سوویت یونین کے خادم سمجھ کر اپنی اپنی سی کوشش کریں۔ اور سوویت یونین کے مفاد کو آگے بڑھائیں لیکن بہر حال کچھ عرصہ تک تو یہ سوال گردش کرتا رہے گا کہ اب آئندہ کون۔

بی۔ سی۔ سی۔ آئی

حکومت کے ایماء پر سٹیٹ بنک نے ایک اعلیٰ پائے کی کمیٹی مقرر کی تھی جسکا یہ فرض قرار دیا گیا تھا کہ وہ بی۔ سی۔ سی۔ آئی پاکستان کے کاروبار کا جائزہ لے اور جو کچھ آج کل اس بنک کے متعلق کہا جا رہا ہے اسکے متعلق یقینی دلائل کے ساتھ رپورٹ پیش کرے۔ اس کمیٹی نے گذشتہ جمعہ (۱۶ اگست) کو زبانی طور پر حکومت کو بتایا ہے کہ اس کے علم میں کوئی ایسی بات نہیں آئی جو بنک کے قواعد و ضوابط یا روایات کے خلاف کی ہو۔ مکمل اور تحریری رپورٹ عنقریب حکومت کو پیش کر دی جائے گی۔

سٹیٹ بنک کے ۱۵ حکام نے گذشتہ دو ہفتے اس کام پر صرف کئے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کمیٹی کے اراکین نے شب و روز کام کر کے نہایت ثقہ معلومات حاصل کی ہیں۔ بنک کے ہر شعبے کے متعلق پوری چھان بین کر کے رپورٹ تیار کی گئی ہے چنانچہ اس کمیٹی نے یہ معلوم کیا ہے کہ بنک کے ہر شعبے میں قواعد و ضوابط کے مطابق کام ہوتا رہا ہے۔ اور یہ تمام قواعد و ضوابط وہ ہیں جو سٹیٹ بنک کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ یہ کمیٹی بلا واسطہ مسٹر آئی۔ اے۔ حنفی کی زیر نگرانی کام کرتی تھی اور ہر روز بنک کے رجسٹر اور کمپیوٹر شیٹس چیک کرتی تھی۔ سٹیٹ بنک نے اس کے ذریعے تمام فارن ایکسچینج کو بھی چیک کیا۔ اور نام بنام اور ایک ایک کا پتہ سامنے رکھ کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی کہ کہیں کوئی گھپلا تو نہیں ہے۔ کمیٹی نے بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے سب سے زیادہ قرضہ والے ۶۵ افراد کو بھی چیک کیا جنہوں نے قرضے کی کل رقم ۱۶ ارب کا پچاس فی صدی حاصل کیا ہوا تھا۔ اور جنکے متعلق بیرونی ممالک کے پریس نے الزامات لگائے تھے۔ یہ الزامات کسی طرح بھی درست ثابت نہیں ہوئے۔

ایسے تمام قرضوں کی نہایت مضبوط ضمانتیں موجود ہیں۔ اور وہ قرضے جو واپس وصول نہیں کئے جا سکتے۔ انکے متعلق بھی بنک نے مناسب کارروائی کی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے تین بڑے گاہکوں نے جن کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ انہوں نے بے قاعدگیوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہر اس اخبار اور میڈیا پر دعویٰ دائر کریں گے جس نے اس سلسلے میں انکے نام لئے یہ تینوں لاہور اور راولپنڈی کے صنعت کار ہیں۔ اور انہوں نے بی۔ سی۔ سی۔ آئی سے اپنے اکاؤنٹس کے متعلق سرٹیفکیٹ مانگے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بیرونی اخبارات میں ان کے نام کی اشاعت سے انکی مقبولیت کو دھکا لگا ہے۔

اخبارات اور حکومت

سی پی این ای یعنی کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کی سٹینڈنگ کمیٹی نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ پریس کی آزادی پہ پابندی لگانے سے گریز کرے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اگر پابندی لگائی گئی تو یہ کونسل ہر ممکن ذریعے سے اسکی مخالفت کرے گی اس کونسل کی میٹنگ عارف نظامی کی صدارت میں ہوئی جس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ حکومت اور پریس کے کیا تعلقات ہونے چاہئیں میٹنگ میں اس بات کا اعلان کیا گیا کہ پی سی این ای نے آر پی پی او تیار کیا تھا جو پی پی او کی جگہ لینا۔ اور یہ کام وفاقی حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے پایۂ تکمیل کو پہنچا تھا۔ حال ہی میں اس میں بعض ترامیم بھی پیش کی گئی تھیں۔ اسکے باوجود یہ افواہیں گشت کرتی رہی ہیں کہ حکومت از خود کچھ ترامیم کرنا چاہتی ہے جن میں پریس پر بعض پابندیاں لگانا بھی شامل ہے۔ حکومت کی طرف سے بے دلی کے ساتھ اس بات سے انکار بھی کیا جاتا رہا ہے کہ ایسا کوئی آرڈیننس جاری نہیں کیا جا رہا۔ جس سے پریس کی آزادی میں فرق آئے۔ میٹنگ کے شرکاء کا خیال تھا کہ پاکستان میں پریس ایسی پابندیوں کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ اور اپنی طاقت اور اپنے وسائل کے مطابق ان پابندیوں کی مخالفت کرتا رہے گا۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

کچھ لکھا وہ استاد شاگرد کے دلی اور مخلصانہ تعلقات پر دال ہے۔ انکا انداز گفتگو اور مزاحیہ۔ طنز و مزاح ہر بات کو شگفتگی کا رنگ دے دیتا تھا میں نے کہہ رکھا تھا کہ جس روز سکول کے رسالہ (تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین) کا پہلا نمبر چھپ کر آئے گا سکول میں چھٹی کروانے کی کوشش کرونگا۔ اتفاق سے اعجاز کو ہی ریلوے سٹیشن سے "بلٹی" چھڑوا کر رسالہ لانے کو کہا۔ وہ واپس آئے تو ایک گدھے پر سوار تھے۔ اور رسالہ اس پر لادا ہوا تھا۔ مجھے دیکھا تو کہا لیجئے رسالہ آگیا۔ اور اس "رسالہ" سے ان کی مراد وہ سواری تھی جس پر لاد کر وہ میگزین لائے تھے۔

اخلاص اور قدردانی کا یہ پتلا طنز و مزاح کا مالک اعجاز جس نے دنیاوی لحاظ سے بھی خوب ترقی کی اور دین سے وابستگی کو اپنا شعار بنائے رکھا سلسلہ سے وفادار اور بزرگوں کی خدمت کے جذبہ سے سرشار اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر و استقامت کی توفیق دے اور ملک اعجاز احمد کی خوبیوں کا وارث بنائے رکھے۔

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل۔ میں نے اس نوٹ کو خط کے رنگ میں اس لئے لکھا ہے کہ آپ کی وساطت سے جماعت کے دوستوں کو یہ بھی کہہ سکوں کہ جب بھی وہ اپنے کسی عزیز (وفات یافتہ) پر کوئی مضمون لکھیں تو ان کے کارناموں کا تذکرہ کرتے وقت جذبات کی رو میں بہہ کر زیب داستان کے لئے کچھ نہ لکھیں۔ مبالغہ آمیزی ہمارا شعار نہیں صرف اتنی ہی بات لکھیں جو حقائق پر مبنی ہو۔ تاریخ تب ہی محفوظ ہو گی۔ جب جذبات سے معرا ہو گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! ہماری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ بھی سب کے لئے دعائیں کیا کریں۔ خاص طور پر اپنے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کے جملہ دینی مقاصد کو تکمیل تک پہنچائے۔ آج کا کالم ہم مکرم نذیر احمد صاحب خادم کے حوالے کر رہے ہیں۔ ان کا مضمون مطالعہ کریں۔

مضمون

ہمارا گھر ایک باغ ہے۔ ہمارے بچے اس باغ کے پودے اور پھول ہیں۔ اگر باغبان اور مالی اپنے باغ کے ہر گوشے، ہر پودے اور ہر پھول اور کلی پر کڑی نظر نہ رکھتا ہو، تو باغ کی رونق اور بہار قائم نہیں رہ سکتی۔ پودوں کی نشوونما اور پھولوں کی تازگی و شگفتگی اسی صورت میں برقرار رہ سکتی ہے۔ جب باغبان پوری طرح چوکس و بیدار رہ کر ان کی ضروریات و نگہداشت کا خیال رکھے اور وقت پر انہیں پانی دے، کھاد ڈالے۔ گوڈی اور نلائی کرے، خود رو جڑی بوٹیوں اور کیڑے مکوڑوں کے حملوں سے بچاؤ کے لئے مناسب ادویات کا چھڑکاؤ کرے۔ اپنے باغ کی حفاظتی دیوار میں کوئی رخنہ، کوئی کمزوری نہ آنے دے تو اس کے نتیجہ میں اس باغ پر بہار آئے گی۔ اس کا ہر نخل، ہر پودہ اور ہر شجر سرسبز و شاداب رہے گا، بڑھے گا اور خوب پھلے اور پھولے گا۔ جس سے نہ صرف یہ کہ باغبان ہی فائدہ اٹھائے گا۔ بلکہ عام بنی نوع انسان بھی اس کے ہر ہر شجر سایہ دار کی گھنی چھاؤں، اس کے میٹھے پھلوں اور اس کے مہکتے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو سے فائدہ اٹھائیں گے اور یوں وہ گھرانہ، وہ باغ خود بھی لمبی اور توانائی والی زندگی پائے گا بلکہ دوسرے بنی نوع انسان کو بھی طاقت و توانائی دینے کا موجب بنے گا۔ لیکن اس کے برعکس اگر باغبان اپنے باغ کے ننھے منھے، تر و تازہ پودوں، پھلوں اور پھولوں کی پوری چوکسی اور توجہ سے حفاظت و نگرانی نہیں کرتا، ان کی نگہداشت اور دیکھ بھال سے غافل رہ کر انہیں زمانہ کی گرم سرد ہواؤں اور زہریلی فضاؤں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے تو یقینی بات ہے کہ باغ کے سرسبز و شاداب لہلہاتے پودے خشک ہو جائیں گے، ان کے پھول اور پھل مرجھا جائیں گے اور وہ باغ آشنائے بہار ہونے سے پہلے ہی خزاں کی بے رحم آغوش میں چلا جائے گا۔ جو خوش نصیب والدین اولاد کے ساتھ اچھا اور نیک نمونہ پیش کرتے ہیں، ان کی کھانے پینے اور پہننے کی ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی اور علمی ترقی و تربیت کے لئے کوشاں رہتے ہیں وہ اپنے گھر کے باغ کو جنت بنا لیتے ہیں۔ وہ بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی تربیت کے لئے ذمہ داری سے کام لیتے اور نہایت چوکسی و بیداری سے انہیں صاف ستھرے اور پاکیزہ دینی ماحول کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اس نکتہ کو خوب سمجھتے ہیں کہ بچہ اپنے ماں باپ کی ہر حرکت، ہر قول و فعل، ہر طرز، ہر ادا اور ہر روش کی نقل کرتا ہے چنانچہ دین سے محبت رکھنے والے والدین، دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار والدین اور عام بنی نوع انسان کی ہمدردی چاہنے والے والدین اپنے ان اعلیٰ مقاصد کی خاطر بچوں کے سامنے اپنا نمونہ نیک رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ تا بچہ بھی ویسا ہی بن جائے۔ پھر دور اندیش والدین اپنے پہلے بچہ کی تربیت میں انتہائی محنت اور دعا سے کام لیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بعد میں آنے والے بچے بڑے بھائی اور بڑی بہن کے نمونہ کی نقل کریں گے لہٰذا اگر پہلے بچہ کی آپ نے بہترین تربیت کر لی تو باقی بچوں کی تربیت میں بھی بہت آسانی رہے گی۔ ایک خیال جو بعض لوگوں کے دلوں میں گھر کر گیا ہے وہ یہ ہے کہ بچہ ابھی چھوٹا ہے بڑا ہو کر خود بخود ٹھیک ہو جائے گا یہ ایک خطرناک اور غلط خیال ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اولاد کی تربیت کا زمانہ تو اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ بچے کی پیدائش سے پہلے ماں اور باپ کے خیالات جیسے ہوں گے وہ ہونے والے بچہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ماں باپ کے خیالات اور رنگ پاکیزہ ہوگی تو ہونے والا بچہ بھی پاکیزہ صفات کا مالک بنے گا۔ اگر احمدی والدین اپنی مسلسل عاجزانہ دعاؤں اور اپنے نیک نمونہ کے ذریعہ، اپنے بچوں کے لئے گھر میں دینی ماحول پیدا کریں اور حسب موقع ان کی مناسب رہنمائی کے سامان کرتے ہوئے زندگی گذاریں گے تو ان کا آج کا بچہ خدا کے فضل سے کل کا رہنما اور قائد بنے گا۔ جو اپنے محلہ اپنے شہر یا گاؤں، اپنی تحصیل اور ضلع، اپنے ملک بلکہ دوسرے ملکوں کے دسیوں، بیسیوں، سینکڑوں بلکہ ہزاروں انسانوں کی قیادت و رہنمائی کرنے والا روشنی کا مینار ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے آج کے طفل کو قائدِ فردا بنانے کے لئے سعیٔ بلیغ سے کام لیں۔

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

نمی قائم رکھنے کے لئے ٹی بینڈ (T-BEND) کے ذریعہ پانی ڈالتے رہنا چاہیئے۔ پہاڑی علاقوں میں جہاں مطلوبہ گہرائی تک ارتھ الیکٹروڈ کو دفن کرنے کے لئے مناسب زمین نہیں ملتی وہاں ارتھ لیڈ کو ارتھ الیکٹروڈ سے جوڑنے کے علاوہ سپلائی نظام کے نیوٹرل کنڈکٹر سے بھی جوڑا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے ارتھنگ کا نظام مزید مؤثر بن جاتا ہے۔ مگر اس طریقہ کے اختیار کرنے سے کئی ایک نئے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے تدارک کے لئے نیوٹرل کنڈکٹر کو زیادہ سے زیادہ جگہوں پر ارتھ کرنا چاہیئے۔

ارتھ پلیٹ کا دفن کرنا

ارتھ پلیٹ کو گڑھے میں عموداً رکھ کر اس کے ارد گرد لکڑی کے کوئلے کی کیری اور چونے کے آمیزہ کو اچھی طرح بھر دینا چاہیئے۔ ارتھنگ لیڈ کو ارتھنگ پلیٹ پر دو جگہوں پر جوڑ کر اسے PVC پائپ میں ڈال کر باہر لائیں اور سطح زمین سے دو یا تین فٹ نیچے تک GI پائپ استعمال کریں تاکہ PVC پائپ کو MECHANICAL RISKS سے بچایا جا سکے۔ GI پائپ کے سرے پر GI کا ٹی بینڈ بھی لگا دیں تاکہ جب کبھی بارش نہ ہونے کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح دور ہو جائے تو اس صورت میں ٹی بینڈ کے ذریعہ پانی ارتھنگ پلیٹ پر نمی قائم رکھنے کے لئے ڈالا جا سکے۔ GI پائپ کی بجائے PVC پائپ اس لئے استعمال کرنا چاہیئے کہ ایک تو PVC پائپ GI پائپ کی نسبت سستا ہے اور دوسرے اسے نہ تو زنگ لگتا ہے اور نہ ہی زمین میں موجود نمکیات وغیرہ اس پر اثر انداز ہوتے ہیں اس طرح ارتھنگ لیڈ بہتر طور پر PVC پائپ میں محفوظ رکھی جا سکتی ہے۔

عارضی ارتھنگ

اگر کسی وجہ سے قوانین بجلی کے مطابق درست ارتھنگ کروانی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں پانی کے ہینڈ پمپ کے پائپ (بشرطیکہ اس کے تمام پارٹس (PARTS) دھاتی ہوں) کو ارتھنگ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر پودوں والی جگہ (جہاں روزانہ پانی دیا جاتا ہو) پر لوہے کے مناسب موٹے اور لمبے سریا کو گاڑھ کر اسے ارتھنگ کے لئے بھی عارضی طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دعا اور خدمتِ دین

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمتِ دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے..... ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمتِ دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرح اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تحریکِ جدید

۳۰ اگست تا ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔" (سیدنا حضرت فضل عمر)

(۱) فرائض سیکرٹریان تحریک جدید کی نقل جماعتوں کو متعدد مرتبہ ارسال کی جا چکی ہے۔ ان کو مدِ نظر رکھا جائے۔

۲۔ حسب سابق امسال بھی مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کریں۔

۳۔ ۳۰، اگست بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ جمعہ دلوائیں۔ یہ ہفتہ بڑے منظم طریق سے منوانے کا اہتمام کریں۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا (لجنہ، انصار، خدام) تعاون حاصل کر کے کام شروع کر دیں۔

۴۔ جن افراد کے ذمہ جس قدر چندہ باقی ہے اس کی وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کروائیں جو گھر بہ گھر پھر کر عرصہ مذکورہ میں وصولیاں کریں۔

۵۔ جن افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں ان سے معیار کی پابندی کروائیں اور ٹارگٹ حاصل کر کے دم لیں (کم از کم چندہ کتنا ہونا چاہیئے؟ وہ ماہوارہ آمد کا ۵/۱ ہے یہ امر واضح کر دیا گیا ہے)

۶۔ مخیر دوستوں سے پانچ پانچ سو یا اس سے زائد رقم کی اپیل کریں۔

۷۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے بند کھاتہ جات بحال کرانے کی بھی از حد کوشش کریں اور ان کے وارثوں سے کچھ نہ کچھ لے کر کھاتے زندہ کروائیں۔

۸۔ ۷، ستمبر کو جائزہ لیں اور جن افراد نے پر خلوص تعاون فرمایا ہو ان کے اسماء بغرض دعا سنائے جائیں۔

۹۔ جمع شدہ رقم اولین موقعہ پر مرکز میں بہنچانے کا اہتمام کریں۔

۱۰۔ حضور انور کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے کے لئے اولین موقعہ پر ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

گائے بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیور یٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹرز فری لٹریچر وسیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبار ٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ

لاہور کراچی

فون ۶-۶ ۶-۷

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ ہماری حکومت نے پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے اور اس کے لئے پورے نظام کو تبدیل کرنے اور اسے بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

○ پاکستانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ جس نئے عالمی نظام کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے اس کا ابھی تک کوئی ڈرافٹ بھی تیار نہیں ہوا۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں کشمیر کی کنٹرول لائن پر صورتحال پر قابو پانے کے لئے اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ راجستھان میں بھارتی فوج کی کوئی اطلاع نہیں۔

○ حکومت پاکستان کی وزارت قانون کے نمائندے نے کہا ہے کہ کواپریٹو اداروں میں رقوم کے خورد برد کی ذمہ داری وزارت خزانہ اور سٹیٹ بنک پر ہے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نیشنل کواپریٹو کے گجرات کے متاثرین کی رقوم پہلے واپس کی جائیں گی۔ بہرحال باقی متاثرین کی پچاس ہزار روپے تک کی رقوم کی واپسی جلد شروع کر دی جائے گی۔

○ قومی اسمبلی کے رکن میاں زاہد سرفراز نے انکشاف کیا ہے کہ پیر پگاڑا کی قیادت میں ۲۰، ستمبر تک ایک ایسی مسلم لیگ قائم ہو جائیگی جسے لوگ خود بخود ہی حقیقی مسلم لیگ تسلیم کر لیں گے۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے آصف زرداری کی درخواست نظر ثانی سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی

جائیداد کی خرید و فروخت

ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

غیر ملکی خبریں

○ تہران میں پاکستان ایران اور افغان مجاہدین کے درمیان افغان مسئلے کے حل کے لئے سہ فریقی مذاکرات کا دوسرا دور ہوا۔ ایرانی وزیر خارجہ مسٹر اکبر علی ولایتی نے مذاکرات کو تسلی بخش قرار دیا۔

○ غیر جانبدار ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس بدھ سے گھانا کے دار الحکومت اکرہ میں شروع ہو گی۔ پاکستان اس میں افغان مسئلے کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کی تمام پابندیوں کے باوجود سری نگر، بٹ گام، اندواڑہ اور دیگر کئی شہروں میں بھارتی فوج کے ساتھ حریت پسندوں کی جھڑپیں ہوئی ہیں۔ کئی بھارتی فوجیوں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

○ خلیج میں چھ ملکوں کے چیف آف سٹاف کی مشترکہ میٹنگ ختم ہو گئی اس میں مشترکہ سیکیورٹی فورس کے قیام پر غور کیا گیا۔ اس میں سعودی عرب کویت اور عرب امارات کے علاوہ اومان، بحرین اور قطر نے شرکت کی۔

○ سوویت یونین کی پارلیمنٹ میں حکومت کے خلاف قرارداد عدم اعتماد بھاری اکثریت سے منظور کر کے وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ کابینہ کی حمایت میں ۱۴، اور مخالفت میں ۴۰۲ ووٹ آئے۔ وزیر اعظم اس وقت بغاوت میں حصہ لینے کی وجہ سے زیر حراست ہیں۔